کر سکتی ہے؟

پاکستان کے حوالے سے ہمیں بالخصوص یہ سوچنا ہوگا کہ یورپ کی لادینی جمہوریت کو مکالمے کی دعوت دیتے وقت کیا اپنے ملک میں ہم فرقہ واریت، مسلکی منافرت اور مذہبی شدت پسندی کو ایک بین المسلکی مکالمے کے ذریعے کم یا ختم کر سکتے ہیں۔ اگر دو تہذیبوں کے درمیان مکالمہ ہو سکتا ہے تو خود اس تہذیب کے اندر اس کے اپنے اعضاء کے درمیان یہ مکالمہ کیوں نہیں ہو سکتا۔ تاریخ کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ جو اقوام خود احتسابی کے ذریعے خود اپنی خامیوں، کمزوریوں اور حکمت عملی کی غلطیوں کا جائزہ نہیں لے سکتیں وہ دیگر اقوام کے ساتھ بھی کسی مکالمے میں شریک نہیں ہو سکتیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے سوچنے سمجھنے والے افراد آئندہ نسلوں کے تحفظ و ترقی کے پیش نظر اپنے ذاتی مفادات سے بلند ہو کر خود ملت اسلامیہ کے اندر ایک مکالمے کی فضا پیدا کریں تاکہ بتدریج ایک ایسی فکری اور عملی ہم آہنگی پیدا ہو سکے جو قومی وجود اور تشخص کی نمائندہ کہی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے اس شمارے کے ساتھ جو ۱۹۹۹ء کا آخری شمارہ ہے، ہم مغرب اور اسلام کی اشاعت کے تیسرے سال میں قدم رکھ رہے ہیں۔ ہر نئی کوشش اصلاحی عمل کے ادوار سے گزرتی ہے۔ ہماری کوشش رہی ہے کہ ہم جہاں تک ممکن ہو معروضی طور پر دوسروں کی بات سنیں اور بغیر کسی تکلف اور معذرت کے اپنی بات ان تک پہنچائیں۔ اس عمل میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے اس کا فیصلہ ہمارے قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہمیں اس سلسلہ میں اپنی تنقیدی آراء اور مشوروں سے ضرور نوازیں گے۔

ہم اپنے قارئین سے یہ گزارش بھی کریں گے کہ وہ اس رسالہ کو متعارف کرانے اور مختلف علمی اداروں اور تعلیم گاہوں تک پہنچانے میں ہماری مدد اور راہنمائی فرمائیں۔